REGD NO. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۷ نبوت ۱۳۳۷ ہش ۲۷ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

جب تک کوئی قابلِ قبول حل نہ نکل آئے مغربی طاقتیں برلن سے دستبردار نہیں ہونگی

لنڈن پہنچنے پر امریکہ کے نائب صدر رچرڈ نکسن کا اعلان

لنڈن ۲۶ نومبر۔ امریکہ کے نائب صدر رچرڈ نکسن نے روس کو خبردار کیا ہے کہ جب تک جرمن باشندوں کے لئے کوئی قابل قبول حل نہ نکل آئے، مغربی طاقتیں برلن سے کبھی دستبردار نہ ہونگی۔ مسٹر نکسن برطانیہ کے چار روزہ دورے پر لنڈن پہونچنے کے تھوڑی دیر بعد ایک استقبالیہ تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا برلن کو روس کی طرف سے جو خطرہ لاحق ہوا ہے۔ اس کے پیش نظر آزاد دنیا کو متحد رہنے کا عزم کرنا چاہیئے۔ آپ نے یقین ظاہر کیا کہ جرمنی کے بارے میں امریکہ اور برطانیہ کی حکومتیں بدستور متحد رہیں گی۔ مسٹر نکسن نے روس کے وزیراعظم مسٹر خروشچیف کو خبردار کیا کہ انہیں اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ امریکہ کے حالیہ انتخابات ہمارے صدر کی خارجہ پالیسی پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ نے کہا امریکی عوام اور امریکہ کی دونوں پارٹیوں کے راہنما صدر کی خارجہ پالیسی کے حامی ہیں ؛

غانا کے وزیراعظم کوامی نکرومہ نے پاکستان آنے کی دعوت منظور کر لی

آپ اگلے سال ۱۸ جنوری کو کراچی پہنچیں گے

کراچی ۲۶ نومبر۔ مغربی افریقہ کی آزاد مملکت غانا کے وزیراعظم مسٹر کوامی نکرومہ نے آئندہ سال جنوری میں سرکاری دورے پر پاکستان آنے کی دعوت منظور کر لی ہے پاکستانی سفیر مقیم اکرا نے کل وہاں اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ مسٹر کوامی نکرومہ کا دورہ ۱۸ جنوری سے شروع ہوگا ؛

اب تک دو کروڑ روپے کی مالیت کا سونا سمندر سے نکالا جا چکا ہے

کراچی ۲۶ نومبر۔ مارشل لا کے حکام نے کل ساحل کے تفریحی علاقہ ہاکس بے کے قریب سے سمندر میں سے مزید ½ ۱ من سمگل کیا ہوا سونا برآمد کیا ہے۔ ایک من ۲۴ سیر ۱۲ چھٹانک وزنی یہ سونا ۶ تھیلیوں میں جن پر پانی اثر نہیں کرتا بند کر کے سمندر کے اندر چٹانوں میں چھپا کر رکھا گیا تھا۔ اس سے قبل کراچی کے سمندر سے ۵۰ من سونا برآمد کیا گیا ہے۔ اور اگر آج کا برآمد شدہ سونا شامل کیا جائے۔ تو اب تک سمندر کے نیچے چٹانوں میں چھپایا ہوا کل باون من سمگل کیا ہوا سونا نکالا جا چکا ہے جس کی مالیت تقریباً دو کروڑ روپے بنتی ہے۔

امریکہ انڈونیشیا کو مزید فوجی اور اقتصادی امداد دیگا

واشنگٹن ۲۶ نومبر۔ امریکہ نے انڈونیشیا کو مزید اقتصادی اور فوجی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ کل دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ یہ امداد زیادہ تر قرضوں کی شکل میں دی جائے گی۔ ترجمان نے مزید انکشاف کیا کہ امریکہ تونس کو بھی مزید اسلحہ دینے پر رضامند ہو گیا ہے۔

میمن سنگھ ۲۶ نومبر۔ ضلع میمن سنگھ میں ۲۶ نومبر کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران چار لاکھ ۷ ہزار روپے کے سرکاری واجبات وصول کئے گئے ؛

درخواستِ دعا

ربوہ ۲۶ نومبر۔ محترم جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ محترمہ بائیں طرف جسم میں شدید درد کے باعث بیمار تھیں۔ اب موصوفہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رو بصحت ہیں۔ اور درد کی تکلیف دور ہو چکی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کی صحت کو پوری طرح بحال فرمائے۔ آمین

پٹ سن کی سترہ ہزار گانٹھیں جل گئیں

ڈھاکہ ۲۶ نومبر۔ کل دوپہر بیتیا لکھیا (ضلع نارائن گنج) میں ایک مارواڑی کے پٹ سن کے گودام میں زبردست آگ لگ گئی جس سے پٹ سن کی ۱۷ ہزار گانٹھیں جل گئیں۔ اطلاع ملتے ہی ڈھاکہ اور نارائن گنج سے فائر بریگیڈ موقعہ پر پہنچ گئے ½ ۳ گھنٹے کی مسلسل جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پا لیا گیا۔

اُردو کہانی میں طنز و مزاح کا نشو و ارتقاء

مجلس اُردو تعلیم الاسلام کالج میں ڈاکٹر وزیر آغا کا پُر مغز مقالہ

ربوہ ۲۵ نومبر۔ آج یہاں بعد دوپہر ڈاکٹر وزیر آغا ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی نے ایک پُر مغز مقالہ پیش کرتے ہوئے اس امر کو واضح فرمایا کہ طنز و مزاح کا اگرچہ باہم چولی دامن کا ساتھ ہے۔ پھر بھی یہ دونوں ایک دوسرے سے بالکل جدا گانہ ماحول میں پروان چڑھتے اور اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ زمانے کے حالات اور ماحول میں تبدیلی ادب میں کبھی طنز کے فروغ کا باعث بنتی ہے۔ اور کبھی مزاح کو پھلنے پھولنے کا موقعہ بہم پہنچاتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ جب ہم اردو ادب کے مختلف ادوار پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں کسی دور میں طنز کا پہلو غالب نظر آتا ہے۔ اور کسی دور میں ہم مزاح کے پہلو کو ابھرتے اور پروان چڑھتے دیکھتے ہیں

ڈاکٹر صاحب موصوف مجلس اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام "اردو کہانی میں طنز و مزاح" کے موضوع پر مقالہ پڑھ رہے تھے۔ مجلس اردو کے اس اجلاس میں صدارت کے فرائض پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب نے ادا فرمائے۔

ڈاکٹر وزیر آغا نے طنز و مزاح کا باہمی فرق بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جہاں مزاح میں ہمدردی کی شمولیت ہوتی ہے وہاں طنز میں نشتریت کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ طنز نگار جس صورت حال کا مذاق اڑاتا ہے وہ خود اس سے نفرت کرتا اور اسے تبدیل کرنے کا خواہاں ہوتا ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۵۶ء

رسالت

(۲)

نبی اور رسول میں بعض لوگ فرق کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں نبی اور رسول ایک ہی حقیقت کے دو پہلوؤں کو ظاہر کرتے ہیں۔ نبی اس لئے نبی کہلاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خبر پاتے ہیں۔ اور وہی رسول بھی کہلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے وہ خبر پا کر دوسروں کو پہنچاتے ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا پیغام دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ ایک وہ حصہ ہے جس میں شریعت کی باتیں ہوتی ہیں۔ یعنی وہ زندگی کے اصول جو اللہ تعالیٰ وقت اور حالات کے مناسب انسانوں کو دیتا ہے۔ تاکہ ان پر عمل کرکے فلاح حاصل کریں۔ دوسرا حصہ انذار و تبشیر پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ دونوں حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ البتہ بعض انبیاء یا رسولوں کو دونوں چیزیں دی جاتی ہیں۔ اور بعض کو صرف انذار و تبشیر کے حصہ سے سرفراز کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی فرستادہ شریعت بھی ایک معجزہ ہوتی ہے۔ کیونکہ جو اصول اللہ تعالیٰ انسانوں کو زندگی گزارنے کے لئے عطا کرتا ہے وہ بہترین ہوتے ہیں۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات بھی توحید باری تعالیٰ کی کا ایک عظیم الشان ثبوت ہوتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں جو اصول دیئے گئے ہیں۔ آج زمانے کے بڑے بڑے دانشمند ان کی برتری کے قائل ہو رہے ہیں۔ یہ ایک بڑا اہم بنیادی مسئلہ ہے۔ ہم اس مختصر اداریہ میں اس کی تفصیلات میں نہیں جا سکتے مثلاً فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں نے ایک جگہ کہا ہے کہ قرآن کریم نے جو رواداری کا اصول آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے پیش کیا۔ دنیا کے عقلمند اس حقیقت تک ہزاروں سالوں کے غور و فکر سے پہنچ سکے ہیں۔ یہ تو فاضل ججوں کا خیال ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ اسلامی اصول رواداری میں جو وسعتیں رکھی گئی ہیں۔ ابھی تک جمہوری سے جمہوری خیال کے لوگ بھی ان کو نہیں پا سکے یہ خود اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ایک عظیم معجزہ ہے جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی۔ اس سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول تھے۔ جن کے ذریعہ سے اتنا بلیغ کلام نازل ہوا بلکہ خود قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک بین ثبوت ہے۔ اور انسانی عقل اس ثبوت کو صحیح ماننے کے لئے مجبور ہے۔ یہ ایک ایسا ثبوت ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجود پر ہمارے یقین کو محکم کرتا ہے اور ہمیں ہونا چاہیئے کے متذبذب نظر سے نکالکر ایمان کی وادی میں داخل کرتا ہے۔ اس طرح بھی رسالت کے ذریعہ ہم ہستی باری تعالیٰ کے تعلق میں ایک بالکل نئی وادی میں قدم رکھتے ہیں ؛

یہ تو تعلیمات کا معاملہ ہے اسی طرح جیسا کہ ہم نے کہا ہے انذار و تبشیر کے ذریعہ بھی رسالت ہمارے حقیقی ایمان باللہ کو بے حد تقویت پہنچاتی ہے۔ قرآن کریم میں ہر نبی اور رسول کو بشیر و نذیر بھی کہا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہ الفاظ بڑی شد و مد سے استعمال کئے گئے ہیں۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بیان کیا ہے ؛

انذار و تبشیر ان پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔ جو کوئی رسول منکرین کو عذاب الٰہی سے ڈراتے اور مومنوں کو رحمت الٰہی کے حصول کے متعلق کرتا ہے۔ ان پیشگوئیوں کو قرآنی اصطلاح میں وعید اور وعدہ بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اس کی سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں۔ بہت سی ایسی پیشگوئیاں صدر اول میں پوری ہو چکی ہیں۔ اور اس وقت کے مومنوں اور کافروں نے اپنی آنکھوں سے ان کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ایک نبی اللہ کی تمام زندگی ہی کفار کے لئے انذار اور مومنوں کے لئے تبشیر ہوتی ہے قدم قدم پر اہل ایمان اور منکرین ایسے نشانات دیکھتے ہیں۔ اور مومنوں کے لئے وہ ازدیاد ایمان کا باعث ہوتے ہیں۔ اور سعید روحوں کی حق کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں۔ لیکن شقی القلب ان بین نشانات کی طرح طرح کی تاویلیں کرتے ہیں۔ مثلاً جنگ بدر میں چند صد نہتے مسلمانوں کو جو ایک ہزار مسلح کفار پر فتح حاصل ہوئی۔ مادہ پرست اس کی مادی وجوہات دریافت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ؛

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بظاہر ایسی فتح کے لئے اللہ تعالیٰ نے مادی سامانوں کو بھی جمع کر دیا تھا۔ ہمیں یہاں ان کی تفاصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اصل چیز جو ان لوگوں کی نظر سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر پاکر مومنوں کی کامیابی کی خبر پہلے ہی دے دی ہوئی تھی۔ اگر اس بات کو پیش نظر رکھ کر ان مادی اسباب پر جو جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح کے لئے جمع ہو گئے تھے غور کیا جائے۔ تو یہ حقیقت خود بخود منکشف ہو جاتی ہے۔ کہ یہ مادی اسباب اللہ تعالیٰ نے ہی جمع کر دیئے تھے۔ تاکہ اس کا کلام سچا ثابت ہو۔ لہذا غیر معمولی حالات میں ایسی عظیم الشان فتح جس کے متعلق پہلے ہی بتا دیا گیا تھا ایک غیر معمولی عظیم الشان نشان ہے۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی صداقت اور باری تعالیٰ کے وجود کا یقینی علم حاصل ہوتا ہے۔ اور ذرا سی عقل رکھنے والا انسان اپنے مشاہدہ اور تجربہ سے اس حقیقت کو پا جاتا ہے۔ کہ نہ صرف اس پُر حکمت کائنات کا کوئی بنانے والا ہونا چاہیئے بلکہ ایسا وجود فی الواقعہ موجود ہے۔

الغرض نہ صرف قرآن کریم کی شریعت کا مکمل ہونا اور اس کا ہر زمانہ کے لئے مکمل ہونا ہی اس امر کا ثبوت ہے کہ ایسی تعلیمات کسی فوق البشر منبع سے ملی ہیں۔ اور ایسی اعلیٰ اور مکمل تعلیمات اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک ثبوت مہیا کرتی ہیں۔ کہ جس کو انسان اپنی عقل سے اپنے مشاہدہ سے اور اپنے تجربہ سے تول اور ماپ سکتا ہے۔ بلکہ انذار و تبشیر بھی اس امر پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ فی الواقعہ موجود ہے۔

قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے کہ صرف ایسی پیشگوئیاں ہیں جو صدر اول میں پوری ہو گئیں۔ بلکہ بے شمار ایسی پیشگوئیاں بھی ہیں۔ جو صدر اول کے بعد پوری ہوئیں۔ اور اب تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ قیامت تک پوری ہوتی رہیں گی چنانچہ ان پیشگوئیوں میں سے وہ انذاری پیشگوئیاں ہیں جن میں بتایا گیا ہے۔ کہ دجال اور یاجوج ماجوج خروج کریں گے۔ اور مسلمانوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے۔ جب ان کے اخلاق بالکل بگڑ جائیں گے اور قرآن کریم کی صرف رسم رہ جائے گی۔ اور مساجد نمازیوں سے پُر ہوں گی۔ لیکن دل ایمان سے خالی ہوں گے وغیرہ۔ انہیں کے ساتھ وہ تبشیری پیشگوئیاں بھی ہیں۔ جن میں خبر دی گئی ہے۔ کہ جب ایسے حالات ہو جائیں گے۔ اور دجال دنیا پر غالب ہو جائے گا۔ یاجوج اور ماجوج کے لشکر ہر کنارے پر پہنچ جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنا ایک جرنیل مبعوث کرے گا۔ جو کسر صلیب اور قتل خنزیر کا کام سرانجام دیگا۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل بات جس کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کی نسبت جو متذبذب موقف دانشمند محض عقل کے واسطے سے حاصل کرتے ہیں کہ ایسے پُر حکمت کارخانے کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ ہم رسالت کے ذریعہ اسکی یقین کی وادی میں قدم رکھتے ہیں کہ ایسا قادر مطلق صانع کائنات فی الواقعہ موجود ہے۔ اس طرح باری تعالیٰ کی ہستی پر یقین محکم حاصل کرنے کے لئے رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جیسا کہ ہم نے مختصراً واضح کیا ہے۔ رسالت نہ صرف آپ اپنا ثبوت مہیا کرتی ہے بلکہ باری تعالیٰ کی ہستی کا بھی ثبوت پیش کرتی ہے۔ اسی لئے اسلام کا مکمل کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے ؛

قرآن کریم کے روحانی خزائن

(از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب۔ ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے جبکہ (یا ربّ اِنّ قومی اتّخذوا ھٰذا القراٰن مھجوراً۔ سورہ فرقان ۳۱) قرآن شریف ماننے والوں نے بھی اسکو مہجور چھوڑا ہوا تھا۔

مہدی موعود کا ایک نشان یہ بھی بیان کیا گیا تھا۔ کہ وہ خزانے تقسیم کرے گا۔ یہ خزانے ظاہری مال و دولت کے خزانے نہ تھے۔ بلکہ قرآنی معارف کے خزانے ہی اس سے مراد تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قریباً ۸۰ کتب تصنیف فرمائیں۔ جن میں قرآن کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی۔ اپنی پہلی تصنیف براہین احمدیہ کے متعلق حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے حقائق اور معارف کلام ربانی کے معلوم ہو جائیں گے اور حکمت اور معرفت اس کتاب مقدس کی۔ کہ جس کے نور رُوح افروز سے اسلام کی روشنی سب پر منکشف ہو جائے گی کیونکہ تمام وہ براہین اور دلائل جو اس میں لکھی گئی ہیں۔ اور وہ کامل صداقتیں جو اس میں کامل طور پر سکھائی گئی ہیں۔ وہ سب آیات بینات قرآن شریف سے ہی لی گئی ہیں۔ اور ہر ایک دلیل عقلی وہی پیش کی گئی ہے۔ جو خدا نے اپنی کلام میں آپ پیش کی ہے! اور اسی التزام کے باعث سے تقریباً بارۂ ۱۲ سپارے قرآن شریف اس کتاب میں اندراج پائے ہیں۔

پس حقیقت میں یہ کتاب قرآن شریف کے دقائق اور حقائق اور اسرار عالیہ اور اسکے علوم حکمیہ اور اس کے اعلیٰ فلسفہ ظاہر کرنے کے لئے ایک عالی بیان تفسیر ہے۔ جس کے مطالعہ سے ہر ایک طالب صادق پر اپنے مولیٰ کریم کی بے مثل و مانند کتاب کا عالی مرتبہ مثل آفتاب عالمتاب کے روشن ہوگا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو اگر بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ ساری قرآن شریف ہی کی تفسیر ہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل غرض دنیا کے اندر قرآن شریف کی تعلیم کو رائج کرنا ہے۔ جیسے کہ الہام یحیی الدّین ویقیم الشریعۃ میں بھی اس کا ذکر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارادہ قرآن مجید کی ایک تفسیر لکھنے کا بھی تھا جسکو حضورؑ اپنے عہد مبارک میں پورا نہ فرما سکے

حضورؑ فتح اسلام کے ص ۳۹ پر فرماتے ہیں:۔

"اور قرآن شریف کی ایک تفسیر لکھنے کا بھی ارادہ ہے اور یہ بھی دل میں جوش ہے کہ عیسائی وغیرہ مذاہب باطلہ کے رد میں اور ان کے اخبارات کے مقابل پر ماہواری ایک رسالہ نکلا کرے۔ اور ان سب کاموں کے مسلسل اجرا کے لئے بجز انتظام سرمایہ اور مالی امداد کے اور کوئی روک درمیان نہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے عہد مبارک میں اپنے اس ارادہ تفسیر نویسی کو پورا نہ فرما سکے۔ مگر نبی اور مامور کے بہت سے کام ان کے خلفاء کے ذریعہ بھی پورے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضور خود تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح خدا تعالیٰ قومی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے! ور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔"

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اپنے جو ارادے اپنی زندگی میں پورے نہ فرما سکے وہ حضور کے خلفاء کے ذریعے پورے ہونے مقدر تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور تفسیر نویسی کے متعلق حضور کا ارادہ بھی حضرت المصلح الموعودؓ ایدہ اللہ کے ذریعہ پورا ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس مصلح موعود کی بشارت دی تھی۔ اس کی ایک غرض یہ بھی بتائی گئی تھی کہ "اور تا دین کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹۱۴ء میں خلیفۃ المسیح الثانی منتخب ہوئے۔ اور اسی وقت سے حضور

خدّام الاحمدیہ کے لئے خدمت کا موقعہ

(از مکرّم نائب صدر صاحب خدّام الاحمدیّہ مرکزیّہ)

جیسا کہ آپ خدام الفضل مورخہ ۹ اکتوبر ۵۸ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۵۸ء پڑھ چکے ہیں۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کی خدمت کے لئے ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

خدام الاحمدیہ کا کام ہی خدمت کرنا ہے لیکن حضور کی ہدایت کے بعد تو یہ کام اور بھی زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ پر مختلف قسم کے فرائض کی بجا آوری میں معاونین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر قسم کے احباب کی ضرورت ہوگی۔ میں جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی جماعت میں سے جلسہ سالانہ پر آنے والے خدّام کی فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں جلد تر بھجوا دیں۔

نام خادم   عمر   صحت   تاریخ بیعت   کس قسم کی ڈیوٹی دے سکتے ہیں۔

یہ امر واضح رہے۔ کہ بیرونی جماعت سے آنے والے احباب کی ڈیوٹیاں ایسی جگہ لگائی جاتی ہیں کہ وہ تقاریر پوری طرح سُن سکتے ہیں۔ اس لئے اس طرف سے بے فکر رہیں۔

یہ فہرستیں پندرہ دسمبر ۵۸ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ ایسے خدّام جن کے نام اس فہرست میں درج ہوں۔ وہ ۲۳ دسمبر ۵۸ء تک ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ میں اپنے آنے کی اطلاع دیں۔ تا ان کی ڈیوٹی انہیں بتا دی جائے۔

خاکسار

نائب صدر مجلس خدّام الاحمدیہ مرکزیہ

کے وجود بابرکت سے کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہونا شروع ہوا۔ ۱۹۱۷ء سے ۱۹۳۲ء تک حضور باقاعدہ درس قرآن شریف دیتے رہے۔ مگر ساری جماعت اس سے مستفید نہ ہو سکتی تھی۔ بعد میں حضور کی تفسیر کبیر سورہ یونس سے سورہ کہف تک شائع ہوئی اور انگریزی زبان میں پہلے پندرہ پارے معہ حضور کے تفسیری نوٹ شائع ہوئے تفسیر کبیر سورہ مریم تا سورہ انبیاء اور تیسویں پارہ کی مکمل تفسیر شائع ہو چکی ہے

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے باوجود بیمار ہونے کے تفسیر صغیر ۱۹۵۷ء میں مکمل فرما کر شائع فرما دی ہے اور اس طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارادہ جو تفسیر شائع فرمانے کا تھا۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ سے پورا ہوا اور حضرت مسیح موعودؑ کے "وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے" حضور کے عہد میں پورے ہوتے اب جماعت احمدیہ کے لئے ایک مستند ترجمہ معہ تفسیری نوٹ تیار ہو چکا ہے۔ جماعت کے انصار اور خدام کا کام ہے۔ کہ ہر ایک ان میں سے اس تفسیر کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھے۔

بچپن اور نوجوانی کی عمر میں دماغ کی تختی بالکل صاف ہوتی ہے اور انسانی دماغ اس میں آسانی سے علوم قرآنی محفوظ کر سکتا ہے انصار اللہ کو چاہیئے کہ باقاعدہ خود بھی پڑھیں اور اپنی اولادوں کو یہ تفسیر خرید کر دیں۔ اس تفسیر کی وجہ سے قرآن شریف کا سمجھنا آسان ہو چکا ہے۔ ہمیں اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ یہی وہ مدفون خزانے تھے۔ جن کو حضرت مسیح موعودؑ اس زمانہ میں دینے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

اے بے خبر بخدمت قرآں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن شریف کے متعلق الہام ہوا۔ تذکرہ ص۴۹۴

من اعرض عن ذکری نبتلیہ بذریتہ فاسقۃ ملحدۃ یمیلون الی الدنیا ولا یعبدوننی شیئا۔

جو شخص قرآن سے کنارہ کرے گا۔ اُس کو ایک اولاد ملے گی۔ جس کی ملحدانہ زندگی ہوگی۔ وہ دنیا پر گریں گے اور میری پرستش سے ان کو کچھ بھی حصہ نہیں ہوگا

ایک وقت تھا کہ ہمارے پاس کوئی مستند مشتہر تفسیر موجود نہ تھی اب جماعت کے اندر ہر روز اسی تفسیر کا باقاعدہ درس ہونا چاہیئے اور سامعین میں سے بھی ہر ایک کے پاس یہ تفسیر موجود ہونی چاہیئے۔

سال میں ایک دفعہ سارے قرآن کا درس ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ نوجوانوں اور بچوں میں یاد کرنے کا شوق پیدا ہو۔ اور امتحانات بھی ہوتے رہنا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"جماعت کا ہر فرد وصیت کر دے"

(منقول از اخبار الفضل ۵ر جون ۱۹۴۸ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اس وقت میرے نزدیک کم از کم یہ تحریک ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کر دے۔ دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے جس کے لئے یہ لوگ وصیت کیا کرتے تھے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں۔ اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ ہر احمدی وصیت کر دے اور دنیا کو بتا دے کہ ہمیں خدا تعالےٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے۔ وہ قادیان کے ہمارے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں۔ بلکہ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم رہنے والے ہیں۔ یہ کم سے کم مظاہرہ ایمان ہے جس کی اس وقت تم سے امید کی جاتی ہے۔ پس جو شخص ساڑھے سولہ فی صدی بھی نہیں دے سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے کم از کم اس قدر ایمان کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے کہ وہ وصیت کر دے۔ اور کوشش کی جائے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو۔ تا دنیا کو معلوم ہو جائے کہ تم میں حقیقی ایمان پایا جاتا ہے۔ اور قادیان کے کھوئے جانے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی یا اس کے نظام کے متعلق تمہیں کسی قسم کا شک و شبہ پیدا نہیں ہوا"۔

حضور کا یہ ارشاد نہ صرف غیر موصی انصار کے لئے ہے۔ بلکہ غیر موصی خدام کے لئے بھی ہے۔ اور نہ صرف غیر موصی انصار اور غیر موصی خدام کے لئے ہے بلکہ غیر موصی خواتین بھی اس کی مخاطب ہیں۔

پس امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان وصایا کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ زندہ اور جاری رکھیں اور جماعت احمدیہ کو اس سے غافل نہ ہونے دیں کیونکہ نظام وصیت کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی خاص وحی کے ماتحت جاری فرمایا ہے۔ اور اسی نظام وصیت کے متعلق حضور فرماتے ہیں کہ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں یہ کہیں گے۔ ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون"۔ پس عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ جن لوگوں نے ابھی وصیت نہیں کی۔ ان کو خبردار کریں۔ کہ خدا کا برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا فرماتا ہے:۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

ربوہ کے غرباء کیلئے پارچات کی ضرورت

صاحب استطاعت اور مخیر احباب سے اپیل

ربوہ میں بعض غریب بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں کہ باوجود محنت و مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے۔ کہ وہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استطاعت اور مخیر احباب سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے غریب بھائیوں۔ یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا پرانے پارچات بھجوائیں یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دیکر رسید حاصل کریں (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

درخواست دعا

میری اہلیہ کچھ عرصہ سے زیادہ بیمار چلی آتی ہیں۔ آخری تشخیص گردوں میں خرابی ہے۔ چند دنوں سے چلنا پھرنا بھی بند ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبدالرحمٰن انور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

اشاعت اسلام کیلئے مخلصانہ مالی امداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ یکم نومبر ۱۹۵۸ء میں تحریک جدید سال ۲۵/۱۵ کا اعلان فرماتے ہوئے جماعت کو اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے کی طرف خاص توجہ دلائی تھی۔ الحمد للہ کہ مخلصین جماعت نے حضور کی تحریک سے اطلاع پاتے ہی بذریعہ تار و ڈاک حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اپنے وعدوں کی اطلاع بھجوانی شروع کر دی ہے۔ ۲۲ نومبر تک وعدوں کی مجموعی رقم کی میزان ایک لاکھ اٹھاسی ہزار نو سو روپے ہو گئی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جماعت کو اخلاص میں برکت دے اور انہیں اشاعت اسلام کے فریضہ کو انجام دینے کی بہتر توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

تمام احباب اور ذمہ دار عہدیداران سے یہ التماس ہے کہ وہ اس بات کی طرف خاص توجہ دیں کہ اشاعت اسلام کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے۔ جو اس میں شریک نہ ہو اور پوری کوشش فرماویں کہ جلد سے جلد وعدوں کی مکمل فہرستیں تیار ہو کر حضور پُر نور کی خدمت میں بھجوا دی جائیں۔

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

گمشدہ کی تلاش:۔ میرا لڑکا داؤد انور متعلم ایف۔ ایس۔ سی۔ میڈیکل ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ عمر ۱۷ سال۔ قد درمیانہ۔ ناک پر پھوڑے کا داغ۔ خوش وضع رنگ سفیدی مائل کسی ذہنی پریشانی سے ۱۸ نومبر سے لاپتہ ہے۔ اس کے والدین اس کے لاپتہ ہونے پر سخت پریشان ہیں۔ اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق علم ہو یا وہ خود پڑھے۔ تو وہ بغیر کسی پریشانی کے کالج یا گھر پہنچ جائے (ملک غلام سرور مکینیکل اوورسیر۔ تونسہ بیراج کالونی ضلع مظفر گڑھ)

علم و فنون کی ترویج اور مسلمان

(یہ مضمون حمید احمد صاحب بھٹی III ایر ابن مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب نے مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے اجلاس میں پڑھا)

(قسط ۲)

(۳) ابن خلدون ۱۳۳۲ء میں پیدا ہوئے اور ۱۴۰۶ء میں وفات پائی۔ آپ پہلے فلسفیانہ تاریخ دان ہیں۔ Philosophical Historian ہیں آپ نے تاریخ کو فلسفہ کے رنگ میں پیش کیا اور فلسفہ کی تاریخ لکھی۔ آپ اعلےٰ پایہ کے تاریخ دان اور فلسفی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ اقتصادیات سیاسیات تعلیم میں بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ آپ سماجیات (Sociology) کے بانی ہیں۔ آپ نے ایک تمہیدی یعنی Introductory کتاب لکھی جس کو مقدمہ یا Methods of History کہتے ہیں۔ یہ کتاب بہت شہرت رکھتی ہے۔ تاریخ کے لحاظ سے آپ جیسا تاریخ دان بہت کم پیدا ہوا ہے۔ آپ کے سامنے ارسطو۔ افلاطون اور آگسٹائن (Augustine) تاریخ کے لحاظ سے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ آپ کی سب سے بڑی کتاب "العبر" ہے جو سات جلدوں پر مشتمل ہے اور "مقدمہ" اس کا تعارف ہے اور اس کتاب میں ہر قسم کا علم مثلاً علم ہیئت۔ علم جغرافیہ۔ علم تاریخ۔ موسمیات (Meterology) سیاسیات۔ اقتصادیات۔ علم ترکیب انسانی (Anthropology) فن استادی Pedogogy جادو Magic علم زبان (Philology) علم منطق جدلیات (Dialectics) مابعد الطبیعات (Metaphysics) تصوف (Sophism) علم نفسیات (Psychology) اور نفسیاتی تجربات (Para-Psychology) علم طب (Midwifery) موسیقی زراعت (Agricultures) الکیمیا (Chemistry) اور علم نجوم (Astrology) شامل ہیں۔ اور ہر ایک پر مدلل بحث کی ہے۔ ابن خلدون کہتا ہے کہ پرانے تاریخ دانوں نے تاریخ مرتب کرنے میں غلطی کھائی ہے۔ وہ بادشاہوں کے حالات۔ لڑائیاں اور واقعات لکھنے میں لگے رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں ان کو انسانی سماج۔ تہذیب و تمدن اور انقلابی رد و بدل یعنی Revolutionary

(Movements) کو مدنظر رکھ کر جائزہ لینا چاہیئے تھا۔

(۴) البیرونی:۔ آپ کا نام ابو ریحان تھا۔ البیرونی لقب مشہور ہو گیا۔ آپ ۹۷۳ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کو علم نجوم، علم ریاضی اور خاص کر علم مثلث۔ Trigonometry علم ہیئت الہیات اور علم فلسفہ پر بڑی فوقیت حاصل ہے۔ آپ محمود غزنوی کے ہمراہ ہندوستان آئے، علم ہندسہ (Geometry) کے مسائل پر بحثیں کیں۔ بڑے ذوق و شوق سے سنسکرت زبان سیکھی اور کئی سنسکرت زبانوں کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ فارسی میں بہت مہارت رکھتے تھے آپ نے چالیس سال تک سیاحت کی اور مختلف دھاتوں کے نمونے تلاش کئے اور مختلف دھاتوں کے خواص معلوم کئے۔

البیرونی نے ہندوستان کے طرز معاشرت پر ایک کتاب لکھی جس کو "تحقیق ہند" کہتے ہیں۔ اس کا ترجمہ یورپ کی زبانوں میں ہو چکا ہے۔

(۵) الغزالی:۔ ۱۰۵۸ء میں طوس (ایران) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بھی طوس میں ہی پائی۔ ہوش سنبھالنے کے بعد امام ابونصر اسمٰعیل سے علم سیکھنے کے لئے مدرسہ نظامیہ (نیشاپور) گئے۔ آپ اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم اور متفکر گذرے ہیں۔ بڑے نیک و پارسا تھے فلسفہ کو شوق کے رنگ میں نہ سیکھا بلکہ اس لئے سیکھا کہ وہ لوگوں کو ٹھیک اور صحیح راستے پر لے آئیں۔ آپ دسویں صدی کے مجدد سمجھے جاتے ہیں۔ آپ نے فلسفہ کسی استاد کی مدد سے نہ سیکھا۔ آپ ارسطو۔ افلاطون اور سقراط کے فلسفوں کو قرآن مجید کے بالمقابل ہیچ خیال سمجھتے تھے آپ نے فلسفہ پڑھنے کے بعد اس کی خوب مخالفت کی۔ اور فلسفیانہ دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ اور پھر ایک کتاب لکھی جس کو تہافۃ الفلاسفۃ کہتے ہیں۔ انگریزی میں Destruction of the Philosophers کہتے ہیں آپ کی سب سے بڑی کتاب کا نام "احیاء العلوم" ہے امام غزالی اسلامی دنیا میں اخلاقیات Ethics کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

موجودہ زمانہ کے مشہور فلاسفر کارلائل، پاسکل، بٹلر کے نظریات امام غزالی کے نظریات سے مشابہ ہیں۔

(۶) الفارابی۔ آپ کا پورا نام محمد بن طرخان تھا۔ خراسان کے رہنے والے تھے۔ آپ فارسی النسل تھے۔ متی بن یونان نصرانی سے منطق سیکھا حران کے مدرسہ سے فلسفہ پڑھا۔ دوبارہ بغداد آئے۔ پھر دمشق گئے اور سیف الدولہ حمدانی کے زمانہ میں وہیں مقیم تھے۔ اسلامی دنیا کے بہت بڑے فلاسفر ہیں۔ فارابی یونان کے فلسفہ میں سب سے زیادہ ارسطو کے دلدادہ اور شیدا ہیں۔ کسی شخص کو ارسطو کی کتاب کتاب النفس کہیں سے ملی۔ تو اس کتاب پر فارابی کے ہاتھ سے لکھا تھا کہ میں نے اس کتاب کو سو مرتبہ پڑھا۔ ارسطو کی منطق اور فلسفہ کے پوری طرح قائل ہیں۔ آپ نویں صدی کے شروع میں پیدا ہوئے۔

(۵) الخوارزمی:۔ آپ کا پورا نام محمد ابن موسیٰ الخوارزمی ہے۔ آپ بہت بڑے ریاضی دانوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ خوارزم کے رہنے والے تھے۔ علم ریاضی، علم ہیئت، علم جغرافیہ اور موسیقی میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ یورپین علماء آپ کے علمی کاموں سے بڑے متاثر ہوئے۔ ۸۳۰ء میں آپ نے ریاضی اور علم ہیئت کی سنسکرت کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا۔ جو بعد میں لاطینی زبان میں ترجمہ کی گئیں۔ الخوارزمی نے ایک کتاب الجبرے پر لکھی جو مغربی ممالک میں بطور Text Book کے پڑھائی جاتی تھی۔ اور سولہویں صدی تک بڑی ممتاز حیثیت رکھتی تھی الخوارزمی خلیفہ مامون کے دربار میں سب سے بڑے ستاروں تھے۔ موجودہ صدی کا بہت بڑا فلاسفر Bertrand Russel لکھتا ہے کہ الخوارزمی کی کتابوں نے مغربی ممالک میں علم ریاضی کی اصل بنیاد ڈالی۔

(۶) الرازی:۔ آپ کا پورا نام ابوبکر محمد ابن ذکریا الرازی ہے ۸۶۵ء کو پیدا ہوئے اور ۹۲۳ء کو وفات پائی۔ آپ علم طب میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ اور کسی زمانہ میں آپ کو ابن سینا سے زیادہ قابل سمجھا جاتا تھا۔ ایک مؤرخ لکھتا ہے کہ الرازی کو کسی زمانہ میں دنیا کے مشہور طبیبوں میں سے شمار کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ آپ علم طبعیات الکیمیا اور فلسفہ میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ الرازی کا خیال تھا کہ مذہب اور سائنس آپس میں نہیں مل سکتے۔ آپ آزاد خیال تھے (Independent Thinker) آپ یونانی اور عربی ادب میں بہت مہارت رکھتے ہیں۔

(۷) ابن مسکویہ۔ پورا نام ابوعلی احمد بن محمد ہے۔ آپ مشہور مسلمان فلاسفر میں سے شمار کئے جاتے ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ زیادہ مشہور "تہذیب الاخلاق" اور "تطہیر الاعراق" ہے۔ ابن مسکویہ فلسفہ یونان کے مجددوں میں سے شمار ہوتے ہیں۔ ان کی بڑی خوبی یہ ہے کہ جو کچھ یونانی حکما اور علماء سے نقل کرتے ڈنکے کی چوٹ کرتے۔ آپ مسلمان متفکر ہیں جنہوں نے مسئلہ ارتقاء انسانی یعنی Evolution Theory پر عمدگی سے روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے علم الحیات پر ایک کتاب لکھی ہے جس کو الفضل اصغر کہتے ہیں Al-Fazl-ul-Asghar جس میں آپ نے پودوں کی نشو و نما کے متعلق مدلل بحث کی ہے۔ آپ الغزالی کے ہم عصر تھے اور دونوں کے نظریات میں تھوڑا سا فرق ہے۔

(۸) عمر خیام:۔ ایران کے رہنے والے ہیں۔ مشہور فارسی شاعر ریاضی دان ہیں۔ آپ کو Poet Mathematician کہتے ہیں۔ شاعری اور ریاضی دونوں پر حاوی تھے

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر "الفضل" کا خاص نمبر

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مقدس تقریب پر روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت اہم دینی مضامین پر مشتمل ہوگا اور تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔

بزرگانِ سلسلہ اور دیگر اہل قلم حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ چونکہ پرچہ کی تیاری اب شروع کی جا رہی ہے۔ اس لئے ازراہ کرم جلد سے جلد مضامین تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔

اس نمبر کی غیر معمولی طور پر وسیع اشاعت ہوتی ہے۔ لہٰذا مشتہر و ایجنٹ اصحاب بھی جلد سے جلد اشتہارات اور پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔

تحریک جدید کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید سال ۲۵/۱۵ کا اعلان فرما چکے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ احباب خوشی اور بشاشت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے لئے آگے بڑھیں اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے وعدہ جات لکھوائیں۔ یہ الٰہی تحریک ہے۔ اس پر لبیک کہنا اور عملاً اس میں حصہ لینا اور بڑھتے جانا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا اور اس کی رضا و قرب کو حاصل کرنا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

الٰہی تحریک ”بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے پیش کر دی۔ پس میری تحریک خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے“ پھر اس تحریک کی تعریف میں آپ فرماتے ہیں:۔

تحریک جدید کی تعریف ”تحریک جدید درحقیقت نام ہے اس جدوجہد کا جو ایک احمدی کو احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے کرنی چاہیئے“ ”تحریک جدید نام ہے اس کوشش اور سعی کا جو اسلامی شعار اور اسلامی اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ تحریک جدید نام ہے اس جدوجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے۔“

حضور فرماتے ہیں:۔

تحریک جدید کے اجراء کی غرض ”ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جاوے اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے جس طرح کہ وہ قدیم ایام میں غالب تھا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور اسی کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے۔“

(خطبہ جمعہ ۳ دسمبر ۱۹۵۴ء)

اس تحریک میں حصہ لینا آپ نے ہر فرد کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

ہر فرد کی شمولیت کی ضرورت ”یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا۔ ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے۔ اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بیکار ہے“ (خطبہ جمعہ ۳ نومبر ۲۸ء)

وعدہ جات کے حصول کی ذمہ داری حضرت اقدس کے ان ارشادات کی روشنی میں اب جہاں ہر احمدی مرد و عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے وہاں جماعت کے عہدہ داروں کا بھی فرض ہے کہ وہ احباب سے وعدہ جات اور ان کی وصولیوں کا خاطر خواہ انتظام کر کے رقوم جلد از جلد مرکز میں ارسال کریں۔ حضور فرماتے ہیں:

”ہر احمدی فرد ہر سیکرٹری اور پریذیڈنٹ اور بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ (i) وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے (ii) ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے (iii) پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے۔“

صدقہ جاریہ فرماتے ہیں:۔ ”اگر تم سمجھتے ہو کہ جنت کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے تو اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا کہ تم تحریک جدید میں حصہ لو۔ تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی۔ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔“

دفتر دوم کے متعلق ہدایات دفتر دوم میں حصہ لینے والے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ”اگرچہ ہمارے نوجوان تنخواہوں کے لحاظ سے پہلوں سے بڑھ گئے ہیں۔ لیکن ان کے تحریک جدید کے وعدے کم ہیں اور وصول اور بھی کم ہے۔ اگر جماعت کے افراد اپنے فرائض کو ادا کرتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ موجودہ تحریک جسے دفتر دوم کہتے ہیں پانچ چھ لاکھ تک پہنچ نہ جاتی۔ لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا۔ اگر جماعت کے ہر مرد عورت۔ جوان بوڑھے سے وعدے لے جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں سے دو گنے ہو جائیں“

نوٹ:۔ فارم

(۵) برائے تکمیل جماعتوں میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ مہربانی فرما کر جلد از جلد وعدہ جات حاصل کر کے مرکز کو مطلع فرماویں۔ (وکیل المال تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

کمیشن پاس کلرک امیدواران توجہ کریں

چونکہ فہرست امیدواران عرصہ ایک سال ہوا تیار کی گئی تھی۔ کئی امیدواران کے پتہ جات تبدیل ہو چکے ہیں۔ جس سے ان کی تعیناتی کے وقت اطلاع پہنچنے میں دیری ہو جاتی ہے اس لئے مندرجہ ذیل امیدواران اپنے صحیح موجودہ پتے نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ ان کے جو ایڈریس نظارت ہذا میں ہیں وہ درج کر دیے گئے ہیں۔ ان امیدواران میں سے اگر کوئی امیدوار ایسے ہوں۔ جو ابھی صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت میں نہ آنا چاہتے ہوں۔ تو وہ بھی اس بارہ میں اطلاع دے دیں تاکہ ان کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ اور ان سے اگلے امیدوار کو موقع دیا جا سکے

(۱) نذیر احمد صاحب ولد منقو خاں صاحب بلہڑکے۔ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ

(۲) محمد عیسےٰ صاحب۔ ولد ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب چک ۳۵ جنوبی سرگودہا

(۳) حبیب اللہ صاحب ولد عنایت اللہ صاحب چک ۹۹ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا

(۴) حمید اللہ صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب احمد نگر متصل ربوہ

(۵) الطاف احمد صاحب ولد رفیع الدین صاحب دار البرکات ربوہ

(۶) محمد الیاس صاحب ولد محمد حسین صاحب چیمہ معرفت ریاض احمد صاحب جماعت ہشتم۔ A تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

۷۔ منیر احمد صاحب محمود ولد عزیز الدین صاحب محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ

۸۔ محمد الیاس صاحب ولد چوہدری محمد سلیمان صاحب معرفت عبد الرزاق صاحب سیکنڈ ایئر دار الصدر ربوہ

۹۔ قریشی مبارک احمد صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب قریشی موضع کوٹلی ہرنارائن ڈاکخانہ سلہریاں تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۔ رمضان احمد ظفر صاحب ولد مہر محمد صادق صاحب محلہ دار الرحمت غربی ربوہ

۱۱۔ رشید احمد صاحب طارق ولد میاں نظام الدین صاحب گول بازار ربوہ

۱۲۔ سعید احمد صاحب ولد فتح محمد صاحب بمقام دانہ زید کا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

(ناظر اعلیٰ)

اعلانات نکاح

(۱) بتاریخ ۱۱/۱۱ بمقام ڈھلیاں چوہدری جعفر خاں صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ساکن ڈھلیاں ضلع اٹک کی دختر صفیہ خانم ہیڈ مسٹرس گرلز پرائمری سکول ڈھلیاں کا نکاح بعوض مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر ہمراہ چوہدری غلام علی ولد چوہدری غلام محمد صاحب ساکن ڈھلیاں بیچی آفیسر پی۔ این کراچی قوم راجپوت اسپال راقم غلام نبی نے پڑھا بخدمت جملہ بزرگان و احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے اور تمام جماعت کے لئے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرماوے۔ آمین (خاکسار غلام نبی نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ علاقہ سوان۔ تقابہ۔ جونترہ ضلع اٹک)

(۲) میرے بھتیجے عزیزم ملک عبد المجید خان ولد ملک عبد الغنی خان مرحوم سکنہ نارڑی ٹھاکراں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کا نکاح عزیزی امۃ المتین عزیزہ بنت ملک عبد القادر خاں صاحب لائل پور سے بعوض مبلغ آٹھ صد/۸۰۰ روپیہ مہر پر مکرمی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۸ء بروز اتوار لائلپور میں پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین (ملک عبد العزیز خان معرفت ملک عبد المجید خان انچارج لاہور آفس دی پنجاب ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ۔ ۲۷ میو روڈ۔ لاہور)

(۳) عزیز مرزا نصیر احمد پسر مرزا عنایت بیگ صاحب (مرزا عنایت بیگ صاحب مکرمی مرزا مہتاب بیگ صاحب کے بھتیجے ہیں) کا نکاح عزیزہ صادقہ بیگم دختر مکرم عبد الغفور خان صاحب آف پٹیالہ کے ساتھ مبلغ/۱۰۰۰ روپیہ مہر پر محترم مولوی عبد المالک خاں صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۱/۱۱/۵۸ احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ احباب سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے بابرکت فرمائے اور یہ ہر لحاظ سے اچھے نتائج کا حامل ہو۔ آمین

خاکسار عبد الحی بٹ کراچی

درخواست دعا:۔ عزیزم ظہور احمد چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب جماعت دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے کامیابی و کامرانی عطا فرمائے نیز برادر عزیز ڈاکٹر عبد الستار شاہین تو کم بخاری بیمار ہیں اور تمام بدن میں درد ہے احباب صحت و عافیت کیلئے دعا فرمائیں۔ (حکیم عبد الرحمٰن دار الرحمت ربوہ)

سوڈان ۱۹۲۹ء کا معاہدۂ نیل منسوخ کر دیگا

"کسی سابق سیاستدان کو گرفتار نہیں کیا جائیگا" (جنرل وہاب)

قاہرہ ۲۵ نومبر۔ مشرق وسطیٰ کی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق سوڈان کے نائب وزیر اعظم میجر جنرل احمد عبدالوہاب نے کہا ہے کہ سوڈان کی نئی حکومت دریائے نیل کے پانی کے استعمال کے متعلق ۱۹۲۹ء کے سمجھوتے پر نظر ثانی کر رہی ہے اور اگر یہ پایا گیا کہ یہ معاہدہ سوڈان کے مفادات سے ہم آہنگ نہیں ہے تو اسے منسوخ کر دیا جائے گا۔

یاد رہے کہ دریائے نیل کے پانی کے استعمال کے بارہ میں سوڈان اور مصر کے درمیان عرصہ سے تنازعہ چلا آ رہا ہے۔ اور گذشتہ اگست میں جب سوڈان کے وزیر اعظم مسٹر عبداللہ خلیل نے یہ اعلان کیا کہ وہ ۱۹۲۹ء کی کنونشن کے فیصلوں کے پابند نہیں ہیں۔ تو دونوں ملکوں میں تلخی بہت بڑھ گئی تھی۔ اس وقت مسٹر عبداللہ خلیل کے جواب میں مصری حکومت نے یہ موقف پیش کیا تھا کہ وہ دریائے نیل کے پانی کی تقسیم کے سوال پر مزید بات چیت کے لئے اسی صورت میں تیار ہو گی جب ۱۹۲۹ء کے سمجھوتے کو بنیاد بنایا جائے

جنرل وہاب نے کہا کہ سوڈان کی نئی حکومت نے ابھی تک کوئی تفصیلی پروگرام مرتب نہیں کیا ہے اور سر دست یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ملک میں جمہوری زندگی کب تک بحال کی جا سکے گی

جنرل وہاب نے مزید بتایا کہ نئی حکومت سابق سیاستدانوں کو گرفتار نہیں کرے گی۔ ایک سوال پر آپ نے کہا کہ سوڈان غیر جانبدار رہے گا۔ اور خود کو بڑی طاقتوں کے کسی بلاک سے وابستہ نہیں کرے گا۔

دس ہزار روپے کے دعاوی کی تفاصیل

کراچی ۲۵ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان کے ذریعے ان مہاجرین کو جن کے شیڈول چار پانچ اور پانچ الف کے تحت رجسٹر شدہ دعاوی کے سوا (زمینوں کو چھوڑ کر) دس ہزار روپے یا اس سے کم مالیت کی تصدیق ہو چکی ہے۔ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تصدیق کے حکم کی مصدقہ نقل کے ساتھ ڈپٹی کلیمز کمشنر (ایڈمنسٹریشن) ۲۸ اے پاکستان سیکرٹریٹ کراچی کو آٹھ دسمبر تک مندرجہ ذیل معلومات فراہم کریں۔

۱۔ درخواست دہندہ کا نام (۲) درخواست دہندہ کے باپ۔ شوہر یا سرپرست کا نام۔ (۳) درخواست دہندہ کا پتہ۔ ضلع۔ . . .

— — — — — — — — — — تحصیل

اور ڈویژن کی وضاحت کے ساتھ (۴) کلیم کا رجسٹریشن نمبر۔ رجسٹریشن کی تاریخ اور مقام کی وضاحت کے ساتھ۔ (۵) تصدیق کی تاریخ (۶) ہر شیڈول کے تحت تصدیق شدہ کرایہ کی مالیت۔ (۸) اگر نظر ثانی کی اپیل وغیرہ ہوئی ہے۔ تو اپیل پر جاری ہونے والے حکم کی مصدقہ نقل۔

★ پیرس ۲۵ نومبر۔ کل فرانس کے عام انتخابات میں پولنگ کے بعد جب ووٹوں کی گنتی شروع ہوئی تو ایک لفافہ میں سے بیلٹ پیپر کی بجائے ڈیڑھ لاکھ فرانک (تقریباً ساڑھے سترہ ہزار روپیہ) کا ایک چیک برآمد ہوا۔

امریکہ میں جرائم بڑھ گئے

واشنگٹن ۲۴ نومبر فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن نے اطلاع دی ہے کہ سنہ ۵۸ کے پہلے نو ماہ میں امریکہ میں جرائم کی تعداد پچھلے سال کے اسی عرصہ کی تعداد سے زیادہ رہی۔ اس عرصے میں رہزنی کی وارداتوں میں اٹھارہ فی صد مجرمانہ حملوں کی تعداد میں تیرہ فی صد اور کاریں چرانے کے واقعات میں پانچ فی صد اضافہ ہوا ہے۔

پسماندہ ملکوں نے زبردست ترقی کی ہے

واشنگٹن ۲۵ نومبر۔ امریکی ترقیاتی قرضہ فنڈ کے اعلیٰ افسر نے کہا ہے کہ ایشیا کی پسماندہ قومیں زبردست اقتصادی ترقی کر رہی ہیں فنڈ کے منیجنگ ڈائریکٹر ڈیمپسٹر میکن ٹوش نے جو دنیا کے گرد دورہ کا چکر لگا کر ۱۵ نومبر کو واپس آئے ہیں جمعہ کے روز کہا کہ انہوں نے ایشیا کے ہر ایک آزاد ملک کے دارالحکومت میں کئی کئی روز قیام کیا۔

مسٹر میکن ٹوش نے امید ظاہر کی کہ جنوری ۱۹۵۹ تک فنڈ مجموعی طور پر ستر کروڑ ڈالر کے قرضوں کی منظوری دے چکے گا۔ فنڈ نے قرضے جاری کرنے کا کام ۱۹۵۷ء میں شروع کیا تھا مسٹر میکن ٹوش نے مزید کہا کہ اب تک زیادہ قرضے حکومتوں کو دئے جاتے رہے ہیں لیکن آئندہ یہ تنظیم نجی تاجروں اور صنعت کاروں کو ہی قرضے دینا پسند کرے گی۔

کمشنروں کو پچاس ہزار روپے تک کے ترقیاتی مصارف کی منظوری دینے کا اختیار

اعلیٰ حکام کی کانفرنس میں ذیلداری نظام بحال کرنے کی تجویز نامنظور

لاہور ۲۵ نومبر کل صبح لاہور میں صوبے کے تمام کمشنروں اور اعلیٰ حکام کی کانفرنس گورنر مسٹر اختر حسین کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں بتایا گیا کہ کمشنروں کو یہ اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ ضلعی یا ڈویژنل ترقیاتی بورڈوں کی منظور کردہ ترقیاتی سکیموں پر پچاس ہزار روپے تک کے مصارف کی منظوری خود ہی دے دیا کریں۔

اس کانفرنس میں صوبے کے دس ڈویژنوں کے کمشنروں۔ ریونیو بورڈ کے ارکان۔ حکومت مغربی پاکستان کے محکموں کے سیکرٹریوں۔ مغربی پاکستان کے نئے مارشل لاء کے ناظم لیفٹیننٹ جنرل بختیار احمد رانا۔ انسپکٹر جنرل پولیس۔ ڈائرکٹر محکمہ تعلقات عامہ اور دوسرے اعلیٰ افسروں نے شرکت کی۔

صوبائی گورنر مسٹر اختر حسین نے کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے اپنی تقریر میں ترقیاتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور یہ تجویز پیش کی کہ جب کسی علاقے کے لئے کوئی خاص ترقیاتی سکیم منظور کی جائے۔ اس علاقے کے لوگوں میں "اپنی مدد آپ" کے جذبے کو پیدا کرنے پر بطور خاص توجہ دی جائے نیز یہ طریقہ رائج کیا جائے کہ جو لوگ اپنے آپ اچھا کام کریں انہیں انعامات دئیے جائیں اور ان کے حسن کار کو تسلیم کیا جائے۔ آپ نے کہا اس سلسلہ میں فیڈیوں سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

گورنر نے کہا کہ کمشنروں کو خاص اختیارات دئے گئے ہیں تاکہ دور افتادہ علاقوں کے لوگوں کو اپنے مسائل کے حل کی تلاش میں لاہور آنے کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ کمشنر اپنے اختیارات ڈپٹی کمشنروں اور دیگر افسروں کو تفویض کریں گے تاکہ ہر جگہ مقامی معاملات کا جلد تصفیہ ہو سکے

بعض کمشنروں نے یہ نکتہ پیش کیا چونکہ انہیں زائد اختیارات تفویض کر دئے گئے ہیں اس لئے انہیں مزید عملہ بھی مہیا کیا جائے ان کے جواب میں چیف سیکرٹری مسٹر غیاث حسن نے کہا کہ ان ضروریات پر پوری توجہ کی جائے گی اور چونکہ کام کا کافی بوجھ سیکرٹریٹ سے ڈویژنل کمشنروں کو منتقل ہو جانے کے باعث سیکرٹریٹ کے کافی افسر اور عملہ ضرورت سے زائد ہو جائے گا۔ لہذا ایسے افسروں اور عملہ کو ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں منتقل کر دینے کے سوال پر مناسب وقت آنے پر غور کیا جائے گا۔

مسٹر اختر حسین نے کہا کہ اب کمشنروں کو بلدیاتی اداروں پر کنٹرول کے سلسلہ میں کافی اختیارات مل گئے ہیں۔ اس لئے انہیں اب اس امر کی طرف بطور خاص توجہ کرنی چاہیئے کہ چھوٹے قصبوں اور بلدیاتی اداروں میں کارکردگی بہتر ہو جائے۔ صفائی کے انتظامات اچھے ہوں اور پینے کا پانی مہیا کرنے کا خاطر خواہ انتظام ہو۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کی تمام سڑکوں پر درخت لگائے جائیں۔

کانفرنس میں یہ تجویز بھی پیش ہوئی کہ ذیلداری نظام دوبارہ رائج کیا جائے لیکن یہ تجویز نامنظور کر دی گئی۔

مغربی پاکستان کے نئے مارشل لاء کے ناظم لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا نے آخر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب مارشل لاء کے قواعد پر عمل خود سول حکام ہی کر رہے ہیں گے۔ اور فوج ان کی پشت پناہی کرتی رہے گی البتہ ضرورت آنے پر مارشل لاء کی خلاف ورزی کرنے والوں اور مملکت دشمن اور سمگلنگ کرنے والے عناصر سے نبٹنے کے لئے فوجی عدالتیں دوبارہ قائم کی جائیں گی۔ کانفرنس کی کارروائی میں سپیکر کمانڈر رود نے بھی شرکت کی۔

بورقیبہ کو مصری اخبارات کی دھمکی

قاہرہ ۲۵ نومبر۔ تونس میں متعدد مصری افسروں کو صدر حبیب بورقیبہ کے خلاف سازش کے الزام میں گرفتار کرنے کی جو اطلاع کل شام شائع ہوئی تھی مصری اخبارات نے اس کے بارے میں صدر بورقیبہ پر بجائے غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔

"الاہرام" نے اس سلسلہ میں لکھا ہے کہ یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ بورقیبہ الجزائری مجاہدین کی پیٹھ میں ایک زہریلا خنجر ہے وہ سامراجیوں کا ایجنٹ اور مجاہدین آزادی کا دشمن ہے۔ وہ اردن کے نوجوان شاہ حسین کے ساتھ اس مقابلے میں مصروف ہے کہ وہی سامراجیوں کا بہتر پٹھو ثابت ہو۔ ان دونوں نے اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈال رکھا ہے۔

مشرقی پاکستان کے سرحدی علاقوں میں فوجی عدالتوں کا دوبارہ قیام!

سول اضلاع کیلئے ایسٹ پاکستان رائفلز کے افسروں کا تقرر

ڈھاکہ ۱۹ نومبر کل سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت مشرقی پاکستان نے صورت حالی کے متعلق محتاط غور و فکر کے بعد صوبے کے سرحدی اضلاع میں سرسری سماعت کرنے والی متعدد فوجی عدالتیں از سر نو قائم کر دی ہیں۔

سرکاری بیان میں واضح کیا گیا ہے کہ ان عدالتوں میں مقدمات کی سماعت وہ فوجی افسر کیا کریں گے جو مشرقی پاکستان رائفلز میں صوبائی حکومت کے تحت خدمات انجام دے رہے ہیں۔

کل مارشل لا کے زون سی (مشرقی پاکستان) کی جانب سے مارشل لا کے تحت ایک حکم جاری کیا گیا ہے جس کے ذریعہ مندرجہ ذیل افسروں کو درج ذیل سول اضلاع کے علاقوں میں سرسری سماعت کی فوجی عدالتوں کا کام کرنے کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں

(۱) میجر اے ڈی نیازی ضلع سلہٹ (۲) میجر جمشید علی خان ضلع میترا (۳) میجر گل نواز عباسی ضلع میمن سنگھ (۴) میجر اعجاز نبی خان ضلع جیسور (۵) میجر اے ایچ چودھری ضلع کھلنا (۶) میجر یوسف علی اضلاع کشتیا و فرید پور (۷) میجر ایس ایم رضا ضلع بوگرہ (۸) میجر جنید خان ضلع راجشاہی (۹) میجر قریشی ضلع پبنہ (۱۰) میجر محمد رفیق ضلع دیناج پور (۱۱) میجر محمد اکرم (۱۲) میجر نواز ضلع رنگ پور (۱۳) میجر اشفاق علی سید چٹاگانگ کا پہاڑی علاقہ اور ضلع نواکھالی

سرکاری اعلان میں واضح کیا گیا ہے کہ ان عدالتوں کی کارروائیاں اور فیصلے ناظم مارشل لا برائے مشرقی پاکستان کو بھیجی جائیں گی اور وہی ان پر نظر ثانی اور تصدیقی دستخط کیا کریں گے۔

علوم و فنون کی ترویج اور مسلمان

(بقیہ صفحہ ۵)

آپ نے ۱۰۲۹ء میں پرانے کیلنڈر کی اصلاح کی۔

(۹) الکندی:- آپ مشہور فلسفیوں اور ماہرین الٰہیات میں سے شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے کئی فلاسفی اور الٰہیات کی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا اور پھر اس کو The Theology of Aristotle نام دیا۔ اس کے علاوہ علم نفسیات کے متعلق آپ نے کئی نظریئے پیش کئے

(۱۰) فردوسی:- آپ فارسی زبان کے بہت بڑے شاعر تھے۔ محمود غزنوی کے زمانہ میں فارسی کا شاہنامہ لکھا۔ کہتے ہیں کہ یہ شاہنامہ ہومر شاعری سے کم نہیں۔

(۱۱) جابر بن حیان:- آپ کو پرانی الکیمیا کا باپ کہا جاتا ہے۔ علم کیمیا کی مکمل صورت میں بنیاد ڈالی۔ آپ نے کئی دھاتوں کے خواص کئی قسم کے نامیاتی اور غیر نامیاتی کارین دریافت کئے۔

مغربی پاکستان میں ثقافتی جائزے کی تیاری

لاہور ۱۹ نومبر مغربی پاکستان کے محکمہ تعلقات عامہ کے دفتر واقع لاہور میں کل بعض ارکان کا ایک اجتماع ہوا جس میں صوبے کا ثقافتی جائزہ لینے کی ضرورت پر غور کیا گیا۔ اس اجلاس میں طے پایا کہ پہلے پہل اس کا دائرہ کار صرف فنون لطیفہ اور لٹریچر کے کل جائزے تک محدود رکھا جائے

کل کے اجلاس میں دیگر اصحاب کے علاوہ سید عابد علی عابد، سید امتیاز علی تاج، بیگم انور علی۔ ڈاکٹر اے وحید۔ ڈاکٹر نذیر احمد۔ مسٹر آفتاب احمد۔ مسٹر آغا بشیر احمد۔ اور مسٹر محمود نظامی ڈائریکٹر تعلقات عامہ مغربی پاکستان نے شرکت کی۔ محکمہ تعلقات عامہ کا شعبہ ثقافت آئندہ ماہ کراچی، حیدر آباد اور پشاور میں اسی طرح کے اجلاس بلائے گا۔

مجلس اُردو تعلیم الاسلام کالج میں ڈاکٹر وزیر آغا کا مقالہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

برخلاف اس کے مزاح نگار ہمدردی اور طمانیت کے جذبے کے تحت کسی خاص بات کو نشانہ تمسخر بناتا ہے۔ وہ اس سے نفرت کا اظہار نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ان حالات کو پسند کرتا ہے کہ جنہوں نے اس کے نشانہ تمسخر کو جنم دیا ہے۔ پس جہاں مزاح کا کام زندگی کی ناہمواریوں سے محظوظ ہونا ہے وہاں طنز کا کام ناہمواریوں کو تندۂ استہزاء میں اڑانا ہے۔

طنز و مزاح کا باہمی فرق واضح کرنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ مزاح کے نشوو ارتقاء کے لئے سکون و عافیت اور خوشحالی و اطمینان کی ایک ایسی فضا درکار ہے جس میں لوگ ماحول سے بدظن نہ ہوں بلکہ زندگی کی کیفیات اور مخصوص ناہمواریوں سے محظوظ ہونیکی صلاحیت رکھتے ہوں۔ برخلاف اس کے طنز اس دَور میں فروغ پاتی ہے کہ جس میں تصادم، کشمکش اور عدم اطمینان کی کیفیت پائی جاتی ہو۔ اور معاشی یا سیاسی ناہمواریاں ناخوشگوار نوعیت کی حامل ہوں۔ اور بالعموم لوگوں میں ان سے نفرت کا رجحان پایا جاتا ہو۔

مقالہ میں آپ نے طنز و مزاح کے نشوو ارتقاء کے بنیادی اصول واضح کرنے کے بعد گزشتہ ڈیڑھ سو سال کے زمانے کو معاشرتی لحاظ سے چار مختلف زمانوں میں تقسیم کیا اور پھر ان ادوار کی مخصوص معاشی اور سیاسی ناہمواریوں کے زیر اثر ان ادوار میں لکھی جانے والی کہانیوں میں طنز و مزاح کے اتار چڑھاؤ اور نشوو ارتقاء پر روشنی ڈالی۔ نیز مقالہ میں آپ نے طنز و مزاح کے فنکارانہ اسالیب کو بھی واضح کیا۔ اور متعدد ادیبوں کی کہانیوں میں ان اسالیب کی کارفرمائی کا جائزہ لیا۔ آپ نے موجودہ دَور کے مزاح نگاروں کا ذکر کرتے ہوئے ان میں سے پطرس اور امتیاز علی تاج کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اور بتایا کہ یہ دونوں خالص مزاح کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔ آپ نے کہا اگرچہ ان کی نگارشات انگریزی اثرات کی غماز ہیں۔ تاہم انہوں نے اپنے معاشرے کے پس منظر کو اس درجہ ملحوظ رکھا ہے کہ ان کی نگارشات خالص تخلیقی ادب کے زمرے میں شامل کی جا سکتی ہیں۔ آپ نے رائے ظاہر کی کہ ابھی تک اُردو ادب میں خالص مزاح پوری طرح نکھر کر سامنے نہیں آیا ہے اس کی وجہ آپ نے یہ بتائی کہ ہمارے ادیب ابھی تک غیر ملکی اثرات سے آزاد نہیں ہو سکے ہیں۔ پہلے وہ فارسی اثرات کے تابع تھے اور اس کے بعد وہ انگریزی اثرات کی گرفت میں آ گئے۔ ابھی تک خود اپنے ہی ملک کی روایات سے پوری طرح مستفید ہونے کا رجحان پیدا نہیں ہوا ہے۔

آپ کا یہ پُر مغز مقالہ گہری دلچسپی اور توجہ کے ساتھ سُنا گیا۔ مقالہ ختم ہونے کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ بھی جاری رہا۔ آخر میں سامعین کے اصرار پر مکرم جناب روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل نے حاضرین کو اپنے کلام محظوظ فرمایا۔